ہر بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے

ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو در حقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۳۸
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۹۴ ۲۳- ربیع الاول ۱۴۱۵ھ، یکم-تبوک ۱۳۷۳ ہش، یکم- ستمبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں کی قبولیت کا راز اس میں ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا خدا تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا

اگر بدلہ دینے کیلئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ تم نے بدلہ ادا کر دیا ہے

مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا اور مکرم محمود احمد کھوکھر صاحب کے نکاحوں کا اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۲- ظہور ۱۳۷۳ ہش (۱۲- اگست ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:

دینی اجتماعات (-) آج کے خطبے سے پہلے جو اجتماعات کے اعلان ہیں ان میں سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا سالانہ اجتماع ہے جو آج مورخہ ۱۲- اگست سے شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہے گا مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کا بھی تین روزہ اجتماع آج ہی شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہے گا۔ اور لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کا سالانہ اجتماع کل ۱۳- اگست سے شروع ہو کر دو دن جاری رہے گا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تیسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس آج بارہ اگست سے شروع ہو کر ۱۸- اگست تک جاری رہے گی۔

اس کے علاوہ سوری نام کی طرف سے یہ شکوہ موصول ہوا تھا کہ ہم نے بھی اعلان کے لئے کہا تھا ۲۹- ۳۰- ۳۱ جولائی کو۔ ہمارا بھی جلسہ ہو رہا تھا۔ لیکن آپ نے وہ اعلان نہیں کیا۔ سوری نام کی جماعت (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) اب اٹھ رہی ہے۔ ایک لمبا عرصہ سونے کے بعد بیداری کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں اس لئے اس اعلان سے اگر مزید ان کی آنکھیں کھولنے میں مدد ملے تو بہت اچھا موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو پوری طرح بیدار ہو کر اعلیٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

نئے ملکوں کی فہرست میں ایک کا اضافہ اس کے علاوہ جو اعلانات ہیں ان میں ایک اور شکوہ ہے جو جائز ہے۔ ٹرینیڈاڈ کی طرف سے شکوہ ملا ہے کہ ایک اہم ملک کا اضافہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور اس کی رپورٹ بھی بھجوائی گئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ فیکس اس وقت، وقت پر پہنچی نہیں۔ اس لئے وہ نام رہ گیا۔ پس ملکوں کی فہرست میں بھی ایک اضافہ ہو گیا ہے۔ اس میں ٹرینیڈاڈ نے چونکہ غیر معمولی کوشش کی اور خدمت کی اور ان کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے اچھا پھل لگایا۔ اس لئے ان کو بھی اس فہرست میں داخل سمجھنا چاہئے۔ [illegible] نے ایک نئے جزیرے، جو الگ حکومت پر مشتمل ہے 'ایسٹرن کیریبین' کے جزیرے سینٹ لیسیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کا پودا لگایا ہے اور یہ زیادہ تر افریقی نسل کے باشندے ہیں جو وہاں پر آباد ہیں۔

جو پیغامات نہیں ملے جلسہ سالانہ یوکے پر جو پیغامات تہنیت ملتے رہے وہ آخری آدھے گھنٹے کے عرصہ میں جو آدھے لمحے کا عرصہ لگتا تھا۔ اس میں اتنی کثرت سے پیغام آ رہے تھے کہ ناممکن تھا کہ ان کو وصول ہی کیا جا سکتا۔ بعد میں بعض خطوط ملے بعض فیکس، بعض ٹیلیفون آئے کہ ہم بھی بہت بے قرار تھے اس وقت شامل ہونے کے لئے اور شامل تھے، لیکن ہمارا نام آپ تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ ان میں سب سے پہلے وکیل اعلیٰ تحریک جدید کا نام ہے ناظر صاحب اعلیٰ کا نام پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ پھر امیر صاحب یو ایس اے کہتے ہیں ہم نے بھی بہت کوشش کی تھی لیکن افسوس کہ رابطہ نہیں ہو سکا۔ سوری نام کے انچارج حمید احمد صاحب ظفر نے بھی یہی پیغام دیا ہے اور کراچی کی طرف سے عبد الرحیم بیگ صاحب قائمقام امیر کا بھی یہی پیغام ہے۔ اسی طرح لاس اینجلیز، سعودیہ، میر پور خاص، نوکوٹ، جاپان اور کینیڈا سے بھی بعض متفرق پیغامات ملے ہیں۔

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے پہلے بھی کر چکا ہوں اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے (-) اور چاہئے کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے جو بھلائیوں کی طرف، اچھی باتوں کی طرف بلانے والی ہو جائے (-) اور ہمیشہ اچھی باتوں کا حکم دیتی رہے (-) اور ہمیشہ بری باتوں سے روکتی رہے۔

قوم کے حوالے سے میں نے تانیث میں ترجمہ کیا ہے ورنہ لفظاً "(-) مطلب یہ ہے کہ حکم دیتے رہیں۔ اور (-) مطلب ہے۔ وہ لوگ برائیوں سے روکتے رہیں۔ تو اس وضاحت کے بعد میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو خطبات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس کا بنیادی طور پر اسی مضمون سے تعلق ہے۔ کچھ نیک نصیحتیں جو میں کر رہا ہوں وہ تمام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے رہا ہوں۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں بھی بہت عظیم حکمتیں پوشیدہ ہیں [illegible] گہرا اثر ہے۔ بہت وزنی ہیں جہاں تک دلوں پر اثر کا تعلق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

دعاؤں کی ناکامی کا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے- حضرت جریر روایت کرتے ہیں- کہ آپ نے فرمایا- جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا- ایک چھوٹا سا فقرہ ہے- اس میں ایک عظیم الشان حکمتوں کا سمندر بیان ہو گیا ہے- ہر انسان اللہ تعالیٰ سے ایک توقع رکھتا ہے- اور اس سے نیچے بندے اس سے کچھ توقع رکھتے ہیں- اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی توقعات اللہ تعالیٰ پوری فرمائے تو ضروری ہے کہ اپنے نیچے جو بندے اس کے سپرد ہیں ان کی توقعات اپنے حق میں پوری کر کے دکھائے- یہ ناممکن ہے کہ خدا کے بندوں سے تعلق کاٹ دیا جائے اور خدا کا تعلق برقرار رہے- پس یہاں رحم کا تعلق ہے اگرچہ یہ لفظ عام طور پر نرم دلی سے پیش آنے کے لئے استعمال ہوتا ہے- مگر بنیادی اصول یہی ہے کہ ہر وہ بات جس میں آپ اپنے ہم جنسوں سے یا اپنے ماتحتوں سے بدسلوکی کرتے ہیں یا ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے ان تمام باتوں میں اصولاً آپ اللہ تعالیٰ کے رحم کے یا اس کے پیار کی توجہ کے مستحق نہیں رہتے- پس اس پر غور کر کے اگر ہم اپنے تمام تعلقات کے دائروں کی نگرانی کریں تو بہت سے ایسے تعلقات ہیں جن میں ہمیں رخنے دکھائی دیں گے اور بہت سی ایسی دعائیں ہیں جن کی ناکامی کا سبب معلوم ہو جائے گا- بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی گریہ وزاری کے ساتھ یہ دعا کی اور وہ دعا کی- اور جہاں تک ان کے اپنے ماتحتوں سے تعلق کا سوال ہے یا اپنے ہم جنسوں دوسروں سے تعلق کا سوال ہے- انہی معاملات میں وہ ان سے زیادتی کر جاتے ہیں- مثلاً کئی ایسے ہیں جو غربت کا شکوہ کرتے ہیں کہ ہم نے بہت خدا کے حضور گریہ وزاری کی مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی- اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کی بعض دفعہ کمزوریاں پوشیدہ رہ جاتی ہیں- ان پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا ہے- بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کی کمزوریاں لوگوں کے سامنے کھلیں یا نہ کھلیں میرے سامنے آجاتی ہیں اور اس وقت یہ نکتہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بھائیوں سے معاملات میں دیانت داری کے سلوک نہیں کئے- جو اعلیٰ توقعات امانت کی ان سے وابستہ تھیں ان کو پورا نہیں کیا- اور پھر خدا سے شکوے ہیں کہ ہم تیرے حضور گریہ وزاری کرتے رہے ماتھا ٹیکتے رہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی-

ایک اور اہم پہلو اس میں قابل توجہ یہ ہے کہ اللہ کے حضور محض مالی ضرورت لے کر جانا یہ دعا کی قبولیت کی ضمانت نہیں ہو سکتی- اللہ سے تعلق اور محبت کے رشتے استوار رہنے چاہئیں اور ان رشتوں کے نتیجے میں پھر خدا کے فضل نازل ہوتے ہیں- اور جہاں محبت کے تعلقات استوار ہوں وہاں نقصان بھی انسان خدا کی خاطر خوشی سے برداشت کرتا ہے- پس اگر نقصان کے وقت انسان کا غصے کا پارہ چڑھ جائے اور انسان یہ سمجھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہ میرا نقصان ہونے دیا- یہ تکبر بھی ہے اور قرآن کریم اس کے خلاف سخت کراہت کا اظہار بھی فرماتا ہے- ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وعید ہے- پس اپنے نقصانات سے بھی آپ پہچانے جاتے ہیں- اور ایسی صورت میں جو واقعتہ "خدا کے حضور راضی برضا رہتے ہوئے سر جھکا دیتا ہے اس کی ضرورت کی دعائیں پھر پوری کی جاتی ہیں- اس لئے یہ جو باریک پہلو مختلف نکل رہے ہیں اس مضمون سے یہ حدیث کے الفاظ تو چند ہیں- لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اور ایک دو مثالیں دے کر خوب مضمون کھول رہا ہوں- اپنے تمام زندگی کے تعلقات کے دائرے پر اس بات کو استوار کر کے دیکھیں- امر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے بندوں کی مدد میں رہتے ہیں- دعا نہ بھی کریں تو اللہ ان کی مدد کرتا رہتا ہے- اور جو اپنے بھائیوں اپنے قریبیوں کے حال سے غافل رہیں- خواہ ان کا مالی نقصان نہ بھی کریں- بددیانتی سے نہ بھی پیش آئیں- لیکن ان کے غم محض اپنی ذات کے لئے ہوں اپنے عزیزوں کے لئے نہ ہوں اپنے گردوپیش کے لئے نہ ہوں ان کی دعائیں بھی اسی حد تک کمزور ہو جاتی ہیں- پس دعاؤں کی قبولیت کا گہرا راز اس مضمون میں ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے رحم کا سلوک نہیں فرماتا-

جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو ایک حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے- (-) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگتا ہے اسے پناہ دو- اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو- اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے- اس کی دعوت قبول کرو- جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دو- اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ گویا تم نے بدلہ ادا کر دیا ہے- بہت ہی پیارا کلام ہے بہت تفصیلی باریکی میں اتر کر مضمون کو سمجھایا گیا ہے کہ دعا محض کر دینا کہ (اللہ آپ کو جزا دے) کہہ کر الگ ہو جائیں یہ کافی نہیں ہے- جب تک دل مطمئن نہ ہو کہ میرے دل سے بوجھ اتر گیا ہے اور اپنے بھائی کی دعا سے میں نے اتنی خدمت کر دی ہے کہ اللہ ضرور اس کا فیض اس کو پہنچائے گا- اس وقت تک دعا سے رکنا نہیں تمہارا حق ادا نہیں ہوگا-

اس حدیث میں چھوٹی چھوٹی کئی باتیں ہیں ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ قریب سے دیکھنا ضروری ہے- جو اللہ کے نام پر پناہ چاہتا ہے اسے تم پناہ دو- اللہ کے نام پر پناہ دینے والے ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو خدا کے دشمن رہے ہوں اور ان پر یہ مضمون بلا استثناء صادق نہیں آتا- کئی ایسے بھی تھے- حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، جنہوں نے تمام عمر دشمنی میں گزاری اور بعد میں پناہ مانگی تو ان کو پناہ نہیں دی گئی- بعضوں کو بعد میں پناہ دے دی گئی- مگر بعضوں کو وطن چھوڑ کر دوسرے ملکوں کی طرف بھاگنا پڑا- تو اللہ کے نام پر پناہ مانگنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر شخص کو بلا استثنا ضرور پناہ دو- عام حالات کا تقاضا یہ ہے- ایک ضرورت مند محتاج ہے اسے کسی کے شر سے پناہ نہیں مل رہی- اور پناہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے گھر میں جگہ دو- کیونکہ اگر یہ مضمون ہو تو پھر دنیا کا ہر گھر گھر والوں کے سوا ہر ایک دوسرے سے بھر جائے- اس لئے حدیث کو اس کے محل اور موقع کے مطابق سمجھنا ضروری ہوتا ہے-

پناہ سے مراد ہے کسی شر سے پناہ، کسی فتنے سے پناہ، پس ایک شخص کسی بڑے آدمی کے مظالم کا شکار ہے- وہ کسی کے پاس پناہ لینے آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ جتنی اس کو طاقت ہے اس کی حمایت کرے- اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ اس حمایت کے نتیجے میں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے-

حلف الفضول کی جو روح تھی وہ یہی تھی- حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نبوت سے پہلے حلف الفضول کا ممبر بننا قبول فرمایا اور اس دور کے اپنے عہد کو اس طرح قائم رکھا کہ ایک دفعہ نبوت کے بعد جبکہ نبوت کے نام پر بے شمار دشمنیاں پیدا ہو چکی تھیں- ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا آپ وہی ہیں نا! جو حلف الفضول کے عہد کے ممبر تھے- ان میں سے ایک آپ ہیں- اور میں وہ عہد آپ کو یاد دلاتا ہوں اور آپ سے تقاضا کرتا ہوں کہ ایک ظالم شخص نے میری رقم دبائی ہوئی ہے- اس سے رقم دلوائیں- آنحضور نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا ابو جہل-! اب بعد نبوت ابو جہل کی دشمنی اس کا عناد اور ایک پرانے عہد کو اس پر صادر کرنا عام حالات میں تو ایک شخص کہہ سکتا تھا کہ بڑی نامعقول بات ہے- حلف الفضول کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ جو دین میں جان کے دشمن بن چکے ہوں ان سے یہ چیز دلوائی جائے- ایک معقول کوشش کی حد تک وعدہ ہے اور وہ قبول ہو سکتا تھا اگر یہ خاص غیر معمولی دشمنی کے حالات نہ ہوتے- مگر بہرحال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عہد کے معاملات میں ادنیٰ سا داغ بھی اپنے اوپر قبول نہ فرماتے تھے- جائز تھا انکار کر دیتے- مگر آپ اٹھ کھڑے ہوئے- صحابہ کو بھی تعجب ہوا یہ کیا ہو رہا ہے- اس کو ساتھ لیا- اور ابو جہل جو ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس جا کر کہا کہ تو نے اس شخص کے اتنے پیسے دینے ہیں- یہ غریب اور مظلوم ہے اس کے پیسے ادا کرو- اس نے کہا ٹھیک ہے میں ابھی دلواتا ہوں- اور رقم کے لئے کسی کو ہدایت کی- وہ رقم لا کر اسے پیش کر دی اور وہ شخص لے کر، شکریہ ادا کیا یا نہ کیا- وہاں سے رخصت ہوا-

بعد ازاں ابو جہل کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ تم تو ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس شخص کا جان مال عزت سب حلال ہے- اور جب موقع ملے اس شخص کو ہلاک کر دو اور تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ تیرے پاس اکیلا آیا اور تم نے ان کی باتیں سنیں اور اس پر عمل کیا- ابو جہل نے جواب دیا کہ تم نے وہ نہیں دیکھا جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں- میں انکار کے لئے لب ہلانا چاہتا تھا تو میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گویا دو مست اونٹ کھڑے ہیں- جو مجھ پر ہر دم حملے کے لئے تیار ہیں- اگر میں انکار کرتا تو مجھ پر جھپٹ پڑتے اس نظارے سے میں اتنا مرعوب ہو گیا کہ مجھ میں طاقت نہیں تھی کہ میں انکار کر سکتا-

مخلص بندوں کی حفاظت کا وعدہ تو اللہ کے نام پر جو لوگ دوسروں کو پناہ دینے کا عہد کرتے ہیں اور پھر خالص وفا کے ساتھ اس پر قائم رہتے ہیں- اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کو کیا نقصان پہنچے گا- اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر مستعد ہو جاتا ہے- اور ان کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا- لیکن اس یقین دہانی کے بعد آپ کو قدم نہیں اٹھانا چاہئے اس یقین دہانی سے پہلے اٹھانا چاہئے- یہ شرط نہیں ہے کہ پہلے آپ کو خدا کی طرف سے یقین دلایا جائے کہ میں بالکل کچھ نہیں ہونے دوں گا- تم عہد پر قائم رہو- بلکہ (صاحب ایمان) کا تجربہ بتاتا ہے اور لمبا تجربہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلص بندوں کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا اس لئے جو عہد پورا کرتا ہے وہ عہد کے ساتھ وفا کی جو شرط لگی ہوئی ہے جو قرآن نے لگا رکھی ہے- جو سنت نبویؐ نے لگا رکھی ہے اس شرط کے پیش نظر پورا کرتا ہے خواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس راہ میں سب کچھ کھو یا جائے۔ یہ ہے پناہ کا مضمون اور اس میں ہر قسم کی پناہ لینے والے آتے رہتے ہیں۔ جب اللہ کے نام پر کوئی پناہ مانگتا ہے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کو انسانوں سے مایوسی ہو چکی ہوتی ہے۔ عام طور پر دنیا والے پہلے لوگوں کی طرف جھکتے ہیں جب سب دروازے کھٹکھٹا چکیں اور کچھ پیش نہ جائے تب وہ اللہ والوں کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے نام پر ہمیں یوں کرو۔ اور اس وقت آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ آخری دروازہ ہے اس کو بند نہ کرنا۔ آخر تمہارے خدا کے نام پر ہے۔ یہ بہت ہی گہری اللہ سے پیار کا اظہار کرنے والی حدیث ہے۔ پیار کی مظہر حدیث ہے۔ یعنی دنیا نے تو اس کو چھوڑ دیا۔ اس کو کوئی اور دروازہ نہ ملا مدد کے لئے اگر ملتا تو کبھی وہ تمہارے پاس آ کے یہ نہ کہتا کہ مجھے اب اللہ کے نام پر پناہ دو۔ تو اس دروازے کو بند نہ کرنا کیونکہ خدا کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے دروازے اس کے بندوں پر ہمیشہ کھلے رہیں۔ اور اگر تم اس کا ذریعہ بن جاؤ گے تو اللہ کی رحمت کے دروازے تم پر کھلیں گے۔ پس اس مضمون کی وسعت اور گہرائی کے ساتھ جب آپ اس حدیث پر عمل کریں گے تو آپ کی جو انفرادی کمزوریاں ہیں وہ اپنی جگہ ان کی حدود کے اندر رہی آپ نے کام کرنا ہے آپ کی طاقت سے بڑھ کر خدا آپ سے توقع نہیں رکھتا لیکن جہاں تک آپ کسی کو خدا کے نام پر پناہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں پناہ دینے کی کوشش کریں۔ پھر فرمایا کہ جو اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو کچھ نہ کچھ دینے کا جو مضمون ہے اس کو ایک اور حدیث میں مزید کھول دیا گیا ہے۔ بعض دفعہ انسان کے پاس کچھ بھی دینے کے لئے نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا ہے کہ اس شخص سے زائد حقدار اس کے موجود ہوتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سختی سے انکار نہیں کرنا بلکہ اس کے حق میں کلمۂ خیر کہنا ہے اور دعا کے ذریعے اس کی مدد ہونی چاہئے۔ کلمۂ خیر جب کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے نرمی کا سلوک کرو اس کو دعا دو۔ پس دعا آپ کی طاقت ہے اور اگر ان معنوں میں آپ دعا کو لیں کہ اور کچھ نہیں تو دعا ہی دے دو تو بالکل غلط بات ہے۔ اس وقت یہ یقین رکھتے ہوئے کہ چونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں عملاً اس قربانی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں اپنے عطا کرنے والے سے مانگتا ہوں کہ تو اس کو عطا فرما دے۔ یہ اس صورت میں یہ دعا قبول ہو گی اگر انسان کی عادت ہو کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں سے اپنے غریب بھائیوں کا حصہ نکالنے کی دیانتداری سے کوشش کرتا ہے۔ اور جو کرتا ہے وہ دیکھے گا اور ضرور دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ صرف اس کو ہی عطا نہیں کرے گا جو مانگنے آیا تھا۔ اس کو بھی بہت عطا کرے گا۔ اور اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔ تمام وہ لوگ جو ان راہوں پر چلنے والے ہیں گواہ ہیں سب دنیا میں ایسے احمدی گواہ ہیں اور بسا اوقات اپنے خطوں کے ذریعے مجھے اپنے تجربے بھی لکھتے ہیں کہ خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے تیار رہنا خواہ قربانی کی توفیق نہ بھی ملے ایک اتنا مقبول عمل ہے۔ خدا کی نظر میں اتنا پسندیدہ ہے کہ اس نہ کی ہوئی قربانی کو اللہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور جزا اسی طرح دیتا ہے جیسے قربانی ہو گئی۔ اور اس کو ہی نہیں جس کے حق میں دعا کی گئی اس کو بھی جزاء دیتا ہے جس نے دعا کی۔

تکبر سے دعوت رد کرنا گناہ ہے

پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں ان کی روشنی میں اس کو سمجھنا چاہئے ورنہ یہ تو ناممکن ہے کہ ایک شخص جس کو مثلاً میں اپنی مثال رکھتا ہوں۔ مجھے جو دوست یہاں دعوت پہ بلاتے ہیں میں ان سے منتیں کرتا ہوں بعض دفعہ کہ خدا کے لئے نہ بلاؤ۔ اگر ایک دفعہ میں نے رستہ کھول دیا تو اس کو بند نہیں کیا جا سکے گا اور بہت شاذ کے طور پر اپنے دل میں ان کے بعض استحقاقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، بعضوں کے حق میں فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر یہ سلسلہ ہو تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب میں جرمنی جاؤں گا وہاں ہزاروں گھر ایسے ہیں جو کہیں گے ہمارے گھر ضرور آؤ۔ اور چند منٹ کے لئے بھی جائیں تو آپ کے کئی مہینے خرچ ہو جائیں گے۔

قادیان جب میں گیا تھا تو وہاں بعض لوگوں نے بڑی لجاجت سے اور بے حد اخلاص سے کہا کہ ہمارے گھر میں ایک دفعہ قدم رکھ جائیں اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ قدم رکھ جائیں وہاں جائیں تو وہاں چائے بھی تیار ہوتی ہے کوئی پھل یا جو کچھ بھی توفیق ہے۔ کوئی دودھ کا گلاس لئے بیٹھا ہے کہ ایک گھونٹ۔ !اور آپ ایک گھونٹ بھر کے باہر نکلتے ہیں تو ایک لائن لگی ہوتی ہے کہ ہمارے گھر بھی، ساتھ ہی ہے، وہاں بھی تشریف لے آئیں۔ جب میں نے ایک سلسلہ شروع کیا تو پھر باقی وقت قادیان میں میرا اسی طرح گھروں میں ہی پھر وقت گزر گیا۔ ان کی دلداری کی تو توفیق مل گئی لیکن بہت سے ایسے اہم کام تھے جن کی طرف توجہ دینا ضروری تھا جو توجہ سے محروم رہ گئے۔ بہت سے ایسے غیر تھے ملنے والے، جن کی درخواستیں دیکھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ ادر یہاں آ کر پتہ چلا کہ وہ جماعت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ اہل قادیان کے مفاد میں تھا کہ میں ان سے ملتا ان سے گفتگو کرتا لیکن جب واپس آیا اور پھر ڈاک دیکھی تو پتہ چلا کہ وہ درخواستیں پڑی رہ گئی ہیں۔ بعضوں کے شکوے بعد میں آنے شروع ہو گئے۔

تو ہر چیز کو موقع اور محل کے مطابق دیکھنا چاہئے۔ اس حدیث کا جو میں مطلب سمجھا ہوں وہ اس حدیث سے ہی نہیں بلکہ دوسری حدیثوں کے حوالے سے ان کی روشنی میں ان کو جانچ کر سمجھا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک جگہ فرمایا کہ خواہ بکری کے پائے کی ہی دعوت کیوں نہ ہو۔ اور بعض اور جگہ ایسی باتیں بیان فرمائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ازراہ تکبر اپنے غریب بھائی کی دعوت رد کرنا ایک گناہ ہے۔ اور اس کی دل شکنی کا موجب ہوتا ہے۔ پس کوئی ایسی دعوت رد نہ کرو۔ جس میں تمہاری نیت میں کوئی ایسا ادنیٰ سا بھی فتور ہو کہ تم اپنی بڑائی کی وجہ سے رد کر رہے ہو یا کسی کی غربت کی وجہ سے رد کر رہے ہو۔ یہی مفہوم ہے جس کے مطابق تمام حدیثیں ایک دوسرے سے مطابقت کھا رہی ہیں۔ ورنہ یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ عملاً لفظاً بعض لوگ اس حدیث پر عمل کریں کیونکہ بعض لوگوں کے تعلقات کے دائرے اتنے وسیع ہوتے ہیں کہ ان کے لئے ہر دعوت کو ظاہراً قبول کرنا ممکن نہیں ہوتا مگر دعوت کو ایک اور رنگ میں بھی قبول کیا جا سکتا ہے۔ اسی محبت اور اخلاص سے ان کے شکریے ادا کئے جائیں ان سے معذرتیں کی جائیں یہاں تک کہ وہ معذرتیں قبول کر لیں یہ بھی ایک دعوت قبول کرنے کا رنگ ہے۔ تو جہاں آپ دعوتیں "لفظاً" قبول نہیں کر سکتے وہاں کم سے کم کلمۂ خیر کے ذریعے اپنی اس کمزوری کا ازالہ کریں اور اس کو یقین دلا دیں، دعوت کرنے والے کو کہ تمہاری دعوت کی میرے دل میں گہری قدر ہے۔ میں ممنون احسان ہوں گویا میں نے دعوت قبول کر لی لیکن میری مجبوریاں حائل ہیں۔

پھر فرمایا کہ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے۔ اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں دو اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم سے کم دعائے خیر ہی کرو ۔ یہ وہی بات ہے جو میں پچھلی حدیث کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ اور اس میں پھر یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ دعا اتنی کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے اس کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے۔

ساری زندگی کا عبادت بن جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (-) کہ تو پرہیزگار ہو جا متقی ہو جا تو سب بندوں میں زیادہ عبادت کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ اب یہ بہت ہی اہم مضمون ہے اس پر غور کرنا چاہئے۔ عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے۔ اور اگر ایک شخص دن رات عبادت میں مصروف ہو لیکن تقویٰ سے عاری رہے اور روزمرہ کے اس کے انسانی تعلقات میں بھی رضائے باری تعالیٰ کے تابع تعلقات قائم نہ ہوں۔ تو ایسے شخص کی عبادتیں بے کار ہیں لیکن ایک شخص نیکی میں اتنا مصروف ہے کہ عبادت میں کمی آ رہی ہے یہ مطلب نہیں کہ فرض عبادات بجا نہیں لاتا یا نوافل کا کلیتہ" تارک ہے مراد یہ ہے کہ اس میں غیر معمولی انہماک نہیں دکھا سکتا۔ ایسے شخص کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اگر تو نیکی پر قائم ہے اور خالصتاً "للہ کام" کر رہا ہے تو اعبد الناس بن جائے گا۔ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت کرنے والا۔ یہ جو مضمون ہے اس کے اوپر آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد گواہ ہے اس لئے کوئی نفسی تعبیر نہیں حقیقتاً یہی مراد ہے اور اس کی تشریح یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ اگر تم رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالتے ہو تو وہ عبادت ہے تو مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایسا نیک ہو چکا ہو کہ روزمرہ کی زندگی کے سارے کام وہ اللہ کی خاطر کرتا پھر رہا ہے تو اعبد الناس تو خود بخود ہو گیا کیونکہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ آنحضور ﷺ کی تشریح کی روشنی میں عبادت بن جاتا ہے پس کوئی فرضی بات نہیں ہے حقیقتاً ساری زندگی عبادت بن جاتی ہے۔ پس جس کی ساری زندگی عبادت بن چکی ہو اس سے زیادہ عبادت کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

قناعت کا مطلب اپنی چادر میں پاؤں سکیڑنا ہے

پھر فرمایا (-) کہ قانع ہو جا۔ قناعت اختیار کر۔ تمام شکر گزار بندوں سے زیادہ شکر گزار تو ہو جائے گا اب قناعت کیا چیز ہے؟ اس سلسلے میں میں ایک دفعہ تفصیلی روشنی ایک دو خطبات میں ڈال چکا ہوں یاددہانی کے طور پر مختصراً یہ بتاتا ہوں کہ قناعت کہتے ہیں جو کچھ خدا نے دیا ہے۔ خواہ وہ بہت تھوڑا ہی ہو اپنے پاؤں اس چادر کے اندر سمیٹ لیں اور اس سے باہر اپنے پاؤں نکالنے کا تصور بھی نہ کریں۔ ایسا شخص جو ہے وہ کبھی قرضدار نہیں بن سکتا۔ ایسا شخص اپنی تمناؤں کو سمیٹتا ہے۔ اپنی ضرورتوں کو سکیڑتا ہے یہاں تک کہ وہ اس چادر کے اندر سما جاتا ہے جو خدا نے اس کے رزق کو چادر عطا فرمائی ہے۔ اور ایسا شخص پھر شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کہ میری تمام ضرورتیں پوری ہیں، میں ٹھیک ہوں تیرے حضور اور یہی شکر ہے ان معنوں میں بھی کہ جو قناعت اختیار نہیں کرتا اور خدا کے دیئے ہوئے سے آگے بڑھ کر ناجائز طور پر یا اپنے نفس کو یہ یقین دلا کر کہ سب کچھ جائز ہے لوگوں کے اموال پر نظر رکھتا ہے لوگوں سے مانگتا ہے ان کے آگے جھکتا ہے کبھی قرض کے نام پر کبھی ویسے بھکاری بن کر۔ وہ خدا کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ اس کی تو ساری ضرورتیں پھر بندوں کی محتاج ہو جاتی ہیں۔ اور اسے خدا کا شکر کیسے نصیب ہو گا۔ ہر وقت اس کا دل کفر میں مبتلا رہتا ہے کہ اچھا خدا نے تو ضرورت پوری نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے فلاں سے قرض لے کر پوری کرلی فلاں کے آگے ہاتھ پھیلا کر پوری کرلی۔ فلاں کے آگے اپنے رونے رو کر پوری کرلی۔ پس وہ اپنے دکھڑے ہر ایک کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں اور روتے رہتے ہیں اور ساری زندگی ان کی اسی طرح گزر جاتی ہے قرض لیتے ہیں تو واپس نہیں کرتے۔ تجارت کرتے ہیں تو دھوکا کر جاتے ہیں۔ ایسا شخص حقیقت میں ان کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا جن سے یہ ظلم کر رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے لوگ ان کا شکر ادا کرنے کی نفسیاتی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ جو شخص کسی سے دھوکا کرتا ہے وہ اس کے خلاف کوئی عذر بھی بناتا ہے اور عموماً اس کے خلاف شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہ اس نے تو مجھ سے یہ کیا تھا اس نے تو مجھ سے یہ معاہدہ کیا تھا اس نے تو مجھ پر ظلم کر دیا مجھے نوکری دے دی حالانکہ مجھے دوسری جگہ بہت اچھی نوکری مل رہی تھی اور میں اس کی خاطر آیا تھا۔ ہزار نفس کے بہانے ہیں جو اگر انسان اپنے دل میں غور کرے تو جانتا ہے کہ جھوٹے ہیں۔ اوروں بندوں کا بھی شکرگزار نہیں بنتا۔

اور ایک اور حدیث کا مضمون اس پر صادق آتا ہے کہ (۔) جو بندوں کا شکرگزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس حدیث میں رخ دوسرا بنتا ہے۔ کہ جو اللہ کا شکرگزار نہیں ہوتا وہ بندوں کا بھی نہیں ہوتا۔

پس قناعت سے باہر نکلنا ناشکری کو دعوت دینا ہے یعنی ناشکری کے ابتلاؤں میں پڑنے والی بات ہے۔ اللہ کسی اعلیٰ خُلق والے انسان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ناشکری میں مبتلا نہ ہو۔ اور جائز ضرورت کے قرض عدم قناعت کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق جدوجہد کی خاطر لے تو پھر یہ جائز ہے۔ لیکن قناعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے قرضے نہ لے کہ وہ ڈوبیں تو ان کو پھر کسی صورت ادا نہ کر سکے یہ قناعت کا دوسرا پہلو ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کے پاس اتنی سی جائیداد ہے کہ وہ ساری بھی بیچ دے تو قرض خواہ کا قرضہ ادا نہ کر سکے اس سے باہر جب وہ قرض کی چھلانگ لگاتا ہے تو وہ قناعت سے باہر نکل گیا۔ اس کو پتہ ہے کہ میں اس کو ادا کرنے کی توفیق ہی نہیں رکھتا۔ اور اسے علم ہے کہ دنیا کی تجارتوں میں ایسے خطرے ہوتے ہیں کہ جو کچھ سرمایہ ہے سب ڈوب جائے۔

قناعت کا مطلب کسی دائرے میں قید رہنا نہیں

پس قناعت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر قرض لو کسی سے کچھ مانگو اس یقین دہانی کے ساتھ کہ تم اسے واپس کرو گے یا شکریہ کے ساتھ جو تمہارے پاس منافع آئے گا۔ اس میں بھی حصہ دو گے تو ایسی صورت میں اپنی قناعت کے دائرے سے باہر قدم رکھنا جائز نہیں۔ اور قناعت کے دائرے بڑھتے ہیں۔ جو شخص قانع ہو اس کے متعلق فرمایا وہ شخص شکرگزار ہے۔ اب اس کا دوسرا پہلو بھی تو ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا (۔) تو ایک اور گر ہمارے ہاتھ آیا کہ قناعت کا یہ مطلب نہیں کہ منہ بسور کر کسی محدود دائرے میں بیٹھے رہو۔ اور ساری عمر وہیں قید رہو۔ قناعت کو شکر سے باندھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لامتناہی احسانات کے دروازے کھول دیئے اتنا عظیم الشان مضمون ہے جس میں ڈوب کر انسان زندگی کے فلسفے کو پالیتا ہے۔ اب اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر اگر آپ ان لوگوں کے حالات پر نظر ڈالیں جو قانع تھے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خدا نے پھر ان کے اموال میں اتنی برکت دی کہ بہت تھوڑے میں غیر معمولی برکتیں پڑیں اور جو کچھ انہوں نے حاصل کیا انسان کو یقین نہیں آسکتا کہ اتنے تھوڑے مال میں اتنی بڑی برکتیں پڑ سکتی ہیں اور پھر ان کو بھی زیادہ دیا گیا ان کی اولادوں کو بھی زیادہ دیا گیا دولتوں کے دروازے ان پر کھول دیئے گئے اور واقعہ یہ تھا کہ ان کے آباء و اجداد میں سے کوئی قانع تھا اور پوری طرح قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے خدا کا شکرگزار بندہ رہتے ہوئے قانع رہا اور نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے شکر کے بدلے دینے شروع کئے جو ختم ہی نہیں ہوتے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں ہر دفعہ بوجھل باتیں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ قانع بننا بڑا مشکل کام ہے۔ کیسے قانع بنیں۔ لیکن اگر آنکھیں کھول کر ان کو پڑھیں۔ گہرائی میں اتر کر ان کا مطالعہ کریں تو ان بوجھوں کو ہلکا کرنے والے مضامین اسی کے اندر موجود ہیں پس لفظ شکر نے قناعت کے سارے بوجھ دور کر دیئے کیونکہ شکر کے ساتھ ازدیادِ نعم کا وعدہ موجود ہے۔

تمام بنی نوع سے احسان کا معاملہ کرنے کی ہدایت

پھر فرمایا (۔) اب (صاحب ایمان) کی یہ تعریف فرمادی کہ (۔) لوگوں کے لئے وہ بات پسند کرو جو تم اپنے نفس کے لئے پسند کرتے ہو۔ اب یہاں مسلم کا لفظ نہیں آیا۔ عام طور پر مسلم کی تعریف میں مسلمانوں کے تعلقات کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے بعض غیروں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کے احسانات محض مسلمانی کے دائرے میں ہیں۔ وہ اس مضمون کو سمجھ نہیں سکتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مسلم کو غیر مسلموں پر احسان کے معنی میں بھی استعمال فرمایا ہے۔ لیکن لفظ مومن کو خصوصیت کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ احسان کے معاملے کے تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ یہ وہ ایک موقع ہے جو اس کی مثال ہے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ (۔) لوگوں کے لئے وہی چیز چاہو (۔) جو تم اپنے نفس کے لئے چاہتے ہو (۔) تو تم مومن ہو جاؤ گے۔ یعنی خدا کے حضور مومن لکھے جاؤ گے۔ اب اس کا کیا تعلق ہوا۔ مومن لکھے جانے کا اس بات سے کیا تعلق ہے۔ جب تک اس کو سمجھیں گے نہیں۔ نہ اس حدیث پر صحیح عمل ہو سکتا ہے نہ اس سے پورا استفادہ ہو سکتا ہے۔

لفظ مومن کے دو رُخ ہیں ایک اللہ کی طرف اور ایک بندے کی طرف۔ بعینہٖ اسی طرح لفظ مسلم کے بھی دو رُخ ہیں۔ ایک اللہ کی طرف اور ایک بندے کی طرف۔ مومن کا ایک مطلب ہوتا ہے امن دینے والا اور ایک مطلب ہوتا ہے ایمان لانے والا جو شرعی اصطلاحی ترجمہ ہے۔ جب اللہ کے تعلق میں ہم بات کرتے ہیں تو مراد ہے ایمان لانے والا اور جب بندوں کے تعلق میں بات کرتے ہیں تو امن دینے والا ہے۔ تو ہر شخص اپنے لئے امن پسند کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر تسکین مل جائے کسی شخص کو تو یہی اس کی جنت ہے۔ اور تمام تر بنی نوع انسان کی کوششیں اپنے نفس کو تسکین دینے کی کوششیں ہیں۔ اور اپنے نفس کو خطرات سے بچانے کی کوششیں ہیں۔ تو فرمایا کہ تم مومن کہلاتے ہو۔ مومن کا ایک رُخ تو خدا کے بندوں کی طرف بھی ہے۔ اور اس رُخ کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر بندہ تم سے امن میں رہے۔ اور اگر وہ بندہ تم سے امن میں رہتا ہے تو پھر تم خدا سے امن میں رہو گے۔ اور تمہارا ایمان کامل ہو گا کیونکہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آجائے اور اس کے امن کی چادر کے اندر داخل ہو جائے۔ پس وہی مضمون رحم والا یہاں بھی صادق آرہا ہے۔ اس کی طرز بیان مختلف ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان تم سے اس طرح امن محسوس کریں جیسے تمہارا اپنا نفس تم سے امن محسوس کرتا ہو۔ تمہارے سے تمہارے نفس کو کوئی شر نہیں پہنچ سکتا بالارادہ' جہالت میں اور بے وقوفی کے استدلال پہ تو انسان سب سے زیادہ اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر یہاں بالارادہ نقصان کا مضمون ہے۔ کوئی شخص جان بوجھ کر اپنے نفس کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ اور ہر شخص کا نفس اس سے امن میں ہے۔ پس فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو کہ وہ سارے تم سے امن میں آجائیں۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ سے تم امن میں آجاؤ گے۔ اللہ کی پناہ میں آجاؤ گے اور وہ تمہارے امن کی حفاظت فرمائے گا اور اس طرح تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔

پس وہ جو دوسرا پہلو ہے مومن کا اس کے ترجمے کو سردست میں چھوڑتا ہوں کیونکہ اب جلدی مجھے اس مضمون کو ختم کرنا ہے۔ وہ پہلو بھی تفصیل سے اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر حدیث کے اب چند الفاظ رہتے ہیں ان کا مضمون بیان کرنے کے بعد ایک اور اہم اعلان کرنا ہے اس خطبے میں۔

اعلیٰ درجے کی ہمسائگی اختیار کرو

(۔) اور اپنے پڑوسی کے پڑوس کا حق ادا کرو۔ ہمسائگی کا حق ادا کرو۔ تم (دین حق کے پیروکار) ہو جاؤ گے۔ یہاں بھی عجیب بات ہے کہ (دین حق کے پیروکار) کا ذکر نہیں فرمایا۔ پڑوسی تو غیر مسلم بھی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور کئی ایسے مقدمات ہیں جن میں ایک پڑوسی یہودی کی طرف سے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہے یا برعکس صورت پیدا ہوئی ہے۔ پڑوس میں تو ہندو بھی بستے ہیں مسلمان بھی یہودی بھی ہر قسم کے لوگ ہیں فرمایا اپنے پڑوسی کے ساتھ یہ نہیں کہ ہمسائگی کے حق ادا کرو' (۔) ایسی عمدہ ہمسائگی کرو کہ بہت ہی خوبصورت ہو۔ اعلیٰ درجے کی ہمسائگی ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم (دین حق کے پیروکار) بن جاؤ گے۔ اور (دین حق کے پیروکار) کا مطلب ہے کسی کو امن دینے والا۔ اور دوسرا ہے اپنے آپ کو کسی کے سپرد کرنے والا۔ سپردگی کا جو مضمون ہے اس کا اللہ سے تعلق ہے۔ اور سلامتی کا پیغام دینے کا جہاں تک تعلق ہے وہ بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ تو فرمایا کہ تم پھر (دین حق کے پیروکار) کہلاؤ گے اگر اپنے ہمسایوں سے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا حُسن سلوک کرو۔ اب دیکھیں جو ہمسایوں کی لڑائیوں کے جھگڑے ہیں وہ کتنے ہیں جو ابھی بھی جماعت میں چل رہے ہیں۔ ربوہ ہی سے بعض قضائی معاملات ہیں جو بالآخر جب نچلی تمام سطحوں پہ طے نہ ہو سکے مرافعہ الاولیٰ بھی حل نہ کر سکی' قضا بورڈ ناکام ہو گیا یعنی اپنی بات منوانے میں تو اپیلیں مجھ تک پہنچی ہیں اور معاملہ چھوٹی سی گلی کا ہے۔ ایک گھر کے پتوں کا ہے جو کسی کے گھر گر رہے ہیں۔ کسی درخت کی شاخوں کا معاملہ ہے کسی نالی کا معاملہ ہے۔ اس ذلیل سی چیز کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف (۔) سے انسان باہر نکل جاتا ہے۔ دفع کرو ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو۔ اگر گر کر اپنا حق چھوڑ کر بھی کچھ کرنا پڑتا ہے تو احسن مجاورہ کا مضمون تقاضا کرتا ہے کہ حق بھی چھوڑو عام مجاورت میں تو دونوں طرف برابر کے حقوق ہیں۔ لیکن اگر آپ بہت زیادہ خوبصورت مجاورت یعنی ہمسائگی کرنے والے ہیں اس میں حقوق چھوڑنے کے بھی مواقع آتے ہیں۔ اس میں کسی کی تلخی کو ہنس کر قبول کرنے کے بھی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب آزمائشیں اس مضمون کا حصہ ہیں (۔) ہر جگہ فساد برپا ہیں۔ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں کے حقوق تلف ہو رہے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نصائح پر گہری نظر سے ان کی حقیقتیں پہچان کر جہاں تک توفیق ملتی ہے ان کا عرفان حاصل کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے۔

ہنسی مذاق میں میانہ روی کی تلقین

پھر فرمایا (-) ہنسی مذاق کرو مگر اس میں تجاوز نہ کرو۔ بڑھو نہیں۔ بعض لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی ٹھٹھا بنایا ہوتا ہے وہ اس کو ٹھٹھے کے لئے استعمال کرتے ہیں ٹھٹھے کے لئے رہتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مقصد ہی نہیں۔ سنجیدہ باتوں کو سوچنے کے لئے، سنجیدہ امور کے غم اور فکر کے لئے۔ دینی مسائل میں اپنی جان کو قربان کرنے کے لئے ان کے دماغ میں مزاج ہی نہیں پیدا ہوتا ان کے متعلق ہے یہ حدیث۔ فرمایا کہ تم ذرا تحمل اختیار کرو ہنسنے کھیلنے میں ہی اپنی ساری زندگی گنوا بیٹھو گے اگر ایسا کرو گے تو پھر تمہارا دل مرجائے گا۔ اور مرا ہوا دل ہنستا بھی ہے تو کھوکھلا ہنستا ہے اور ایسے لوگوں کو میں نے بہت غور سے دیکھا ہے ان کی ہنسیاں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ ان کے قہقہے بے معنی جس طرح خالی ڈھول بج رہا ہے۔ لیکن وہ شخص جو غم بھی کرتا ہے روتا بھی ہے اس کی ہنسی بھرپور اور بے اختیار اور طبعی اور سچی ہوتی ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے کیسی پیاری پہچان (ـــــ) رکھ دی ہے۔ فرمایا کہ دل مرجائیں گے۔ اور دل مر جائیں گے تو نہ رونے کے رہیں گے اور نہ ہنسنے کے رہیں گے۔ تمہاری زندگی ایک مصنوعی زندگی بن جائے گی ایک ڈھول کی سی آواز اٹھے گی۔ نہ سچی خوشی تمہیں ہنسنے میں آئے گی نہ رونے کا لطف اٹھا سکو گے۔ پس مرے ہوئے دل کے ساتھ ایک آدمی زندہ کیسے کہلا سکتا ہے۔ یہ وہ چند نصیحتیں تھیں جو آج کے خطبے کے لئے ہیں باقی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ۔

ایک بہت ہی اہم نکاح کا اعلان

اب میں ایک اور ضروری اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں آج ایک بہت ہی اہم نکاح کا اعلان کروں گا۔ اس کا تعارف پہلے کروا دیتا ہوں۔ نکاح نماز جمعہ کے بعد ہو گا۔ اب چونکہ لوگ کم بھی ہو گئے ہیں اور دن بھی کافی بڑے ہیں۔ اس لئے اب نمازیں جمع نہیں کی جائیں گی۔ بلکہ جمعہ کے بعد عصر اپنے وقت پر ادا ہو گی۔ پچھلے کچھ عرصہ سے ہم جمع کر رہے ہیں۔ تو نماز جمعہ کے بعد احباب تشریف رکھیں ایک اہم نکاح کا اعلان کرنا ہے جو عام عادت کے برخلاف ہے۔ عام طور پر جمعہ کے ساتھ میں نکاح نہیں پڑھا کرتا۔ اور جنازوں کو بھی حتی المقدور کسی دوسرے وقت پر ٹالتا ہوں۔ کیونکہ جمعے کی اپنی ضروریات ہیں۔

نسیم مہدی صاحب امیر کینیڈا کا نکاح

آج جس نکاح کا اعلان کرنا ہے یہ ہمارے عزیز نسیم مہدی صاحب جو کینیڈا کے امیر ہیں ان کا نکاح ہے۔ اور آپ کو علم ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ان کی اہلیہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئیں۔ یعنی بہت چھوٹی عمر تو نہیں تھی مگر جو عام دنیا کی عمریں ہیں ان کے لحاظ سے چھوٹی عمر ہی تھی۔ غیر معمولی اخلاص رکھنے والی اور انسانی صفات حسنہ سے مزین بہت ہی پیارا وجود تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس گھر میں ایک خلا پیدا ہوا ہے۔ پہلے تو مجھے دور سے دکھائی دیا کرتا تھا مگر اب جب میں کینیڈا گیا ہوں تو میں نے بڑی سختی سے اپنے دل میں یہ محسوس کیا۔ اور یہ خلا ان کی خوبیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ خوبیاں ایسی ہیں کہ خاوند ان خوبیوں کو بھلا کر شادی کرنے کے لئے طبعاً اپنے آپ کو آمادہ ہی نہیں پاتا۔ اور ضرورتیں ایسی ہیں کہ جو ہر روز تقاضا کر رہی ہیں۔ وہاں عورتیں ہیں ان کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ بچی چھوٹی ہے۔ چھوٹے بچے ہیں وہ کس طرح از خود گھر کو سنبھال سکتی ہے۔ نتیجتہ" بعض عورتوں نے از راہ ترحم ان کے کھانے پکانے شروع کئے ان کو ڈی فریز کرنا شروع کیا۔ اس نے مجھے اور بھی تکلیف دی امیر کی شان یہ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ رحم کے طور پر کوئی ایسے سلوک کئے جائیں۔ امیر تو خود محسن ہے۔ ان کا جذبہ تو خدمت کا ہی ہو گا مجھے پتہ ہے۔ لیکن جو باتیں ان کے متعلق ہوتی تھیں تو بعض لوگ اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے بعض عورتیں بیچاری بڑا رحم کھا کے اتنی قربانیاں کر کے آتی ہیں تو میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ مانیں نہ مانیں ان کی شادی ضرور کروانی ہے۔ چنانچہ لاکھ انہوں نے انکار کیا کہ میرے حالات ایسے ہیں آپ کو پتہ ہی ہے، میں نے کہا مجھے سب کچھ پتہ ہے مگر شادی میں نے کروا دینی ہے۔ چونکہ بہت ہی مخلص اور فدائی ہیں نہ کا مادہ ہی نہیں ہے ان میں۔ اس لئے وہ اصرار مجبوری کا پیش کر رہے تھے اور مجھے پتہ تھا کہ بات ماننی ہے۔

ایک اور ایسا خاندان ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکار کا خمیر ہی نہیں ہے وہ حضرت مولوی محمد شریف صاحب (-) (مربی) سلسلہ کا خاندان ہے تو میں نے کہا کہ ان دونوں کے مزاج ایسے ہیں کہ دونوں کا رشتہ آپس میں ہونا چاہئے اور (اللہ نے چاہا تو) یہ رشتہ دین و دنیا میں ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو گا۔ چنانچہ فون پر پھر میں نے بچی سے بھی اجازت لی۔ اور وہ بھی چند باتوں میں ہی سمجھ گئی۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ جو آپ کا فیصلہ ہے ہم سب کا فیصلہ ہے۔ ان کے نکاح کا کچھ تعارف تو میں نے کروا دیا اب مختصر نکاح کا اعلان (اللہ نے چاہا تو) جمعہ کے بعد کیا جائے گا۔

ایک اور نکاح

اس نکاح کے ساتھ ایک اور نکاح بھی ہو جائے گا اور ان کے طفیل ان کو بھی فیض مل گیا۔ وہ ہے ہماری نعیمہ کھوکھو صاحبہ، مظفر کھوکھر صاحب کی اہلیہ اور مظفر کھوکھر صاحب، جماعت کی بڑی خدمت کرنے والے لیکن اور بھی بہت سے خدمت کرنے والے ہیں۔ اور ہر ایک جگہ استثناء نہیں رکھے جا سکتے۔ مگر عین بروقت انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور میں نے یہی سمجھا کہ ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو ایک بابرکت موقع ہے ان کے حقوق بہرحال ایسے ہیں جماعت پر کہ کوئی نامناسب بات نہ ہو گی اگر ان کو ساتھ شامل کر لیا جائے۔

تو (اللہ نے چاہا تو) عزیزم نسیم مہدی کے نکاح کے بعد محمود مظفر کھوکھر اور نعیمہ کھوکھر کے بیٹے کے نکاح کا اعلان بھی معاً بعد کیا جائے گا۔

دو نکاحوں کا اعلان

نماز جمعہ اور سنتوں کی ادائیگی کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا۔

اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ یہ نکاح عزیز نسیم مہدی صاحب ابن مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم اور عزیزہ مکرمہ امتہ النصیر شریف صاحبہ بنت مولانا محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ کے درمیان ۵ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر قرار پایا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دلہن کے خاندان نے مجھے کہا ہے کہ میں نہ صرف ان کے وکیل بلکہ دلہن کے ولی کے طور پر فرائض انجام دوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس موقع پر میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ (امام جماعت) کو اختیار ہے کہ وہ کسی بھی احمدی لڑکی کا ولی بنے۔ اگر لڑکی کا باپ کسی وجہ سے ولی کے فرائض انجام نہ دے سکتا ہو۔ یہ (امامت) کا ایک دستوری حق ہے جو اس نکاح کے موقع پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میں اس نکاح کا اعلان بطور لڑکی کے ولی کے کروں۔ اس خاندان کا مجھے خاص طور خیال ہے انہوں نے ہمیشہ دینی معاملات میں بہترین تعاون کیا ہے۔ اس لئے میں نے ولی بننا قبول کیا ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے نکاح پر بطور ولی لڑکی کی طرف سے آمادگی کا اعلان فرمایا اور پھر مکرم نسیم مہدی صاحب سے پوچھا جنہوں نے نکاح قبول کیا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے دوسرے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزہ عنبرین ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب ہمراہ مکرم محمود احمد صاحب کھوکھر ابن مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر لندن بعوض ۶ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ چونکہ دلہن کے والد یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے انہوں نے اپنی طرف سے ولی کے طور پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو مقرر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے ایجاب و قبول کروایا۔ اور دعا کرائی۔

آخر میں حضرت صاحب نے مکرم نسیم مہدی صاحب اور مکرم محمود احمد کھوکھر صاحب اور دیگر احباب کو نکاح کی مبارکباد دی۔

☆ O ☆

خدا کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔

کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر سے پابندیوں کا متوقع خاتمہ

چند ہفتوں سے مغربی ممالک میں عراق خبروں کا موضوع بنا ہوا ہے۔ عراقی وزیر خارجہ محمد سعید الصحاف نے حال ہی میں اسلام آباد کا تین روزہ دورہ کیا ہے۔ پاکستان اس وقت سلامتی کونسل کے غیر مستقل اراکین میں شامل ہے۔ اور بغیر اس بات کا باواز بلند اظہار کئے اس کی پالیسی یہ ہے کہ عراق پر سے سخت اقتصادی پابندیاں ختم کروائی جائیں جو کہ ١٩٩٠ء میں اقوام متحدہ نے اس پر لگائی تھیں اور جو پوری شدت سے جاری ہیں۔

ان پابندیوں پر معمول کی نظر ثانی کا وقت' ستمبر کے نصف میں آ رہا ہے۔ عراقی وزیر خارجہ کے دورے کا مقصد یہ تھا کہ وہ متوقع اہم اجلاس سے پہلے سلامتی کونسل کے غیر مستقل اراکین کی حمایت حاصل کرے اور اپنا کیس بہتر طور پر پیش کرے۔

اس دوران بعض حیران کن تبدیلیاں رونما ہونے کی خبریں مل رہی ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت اہم اور کسی قدر پریشان کرنے والی یہ خبر ہے کہ اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق نے اس کے ساتھ بات چیت کی تجویز رکھی ہے۔ اس خبر کے نشر ہونے کے ساتھ ہی تل ابیب اور بغداد نے اس کی تردید کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ مگر بین الاقوامی تعلقات کی سوجھ بوجھ رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسی خبروں اور ایسی تردیدوں کے پیچھے کیا کیا باتیں مخفی ہوتی ہیں اور ان خبروں سے دنیا کو کیا پیغام دینا مقصود ہوتا ہے۔ اس خبر سے فوری تشویش تو واشنگٹن کو لاحق ہوئی جس نے فوری طور پر یہ بیان کیا کہ انہوں نے تل ابیب سے معلوم کر لیا ہے کہ انہوں نے سرکاری طور پر عراق سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا۔

لیکن اسرائیلی وزیر ہاؤسنگ کا یہ بیان بھی قابل غور ہے کہ ہم اس بات سے لاپرواہی نہیں برت سکتے کہ عراق اس علاقے کی اہم طاقت ہے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ امریکہ کی ناراضگی کا خیال کئے بغیر اسرائیل کسی نہ کسی قسم کی سفارتی کوشش اندرون خانہ ضرور کر رہا ہے۔ اگرچہ امریکی اشارے پر اس بارے میں ٹھوس پیش رفت سردست موخر کر دی گئی ہے۔

ماضی میں اگرچہ عراق کا رویہ اسرائیل کی سخت دشمنی پر مبنی رہا ہے لیکن حال میں جب اسرائیل اور فلسطین نے امن معاہدہ کیا ہے تو عراق نے اس کی مخالفت میں کوئی آواز بلند نہیں کی۔ اور نہ ہی اسرائیل اور اردن کے امن کے عمل کی مخالفت کی۔ اس کی یہ توجیہ بھی کی جا رہی ہے کہ عراق کا مقصد اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم کروا کر ایک آزاد قوم کے طور پر اپنا کردار دوبارہ شروع کرنا ہے۔

اگر خلیج کی جنگ کو دیکھا جائے تو جو امریکہ نے عراق سے کیا وہ یہ تھا کہ اس نے چند دنوں میں عراق پر ٨٨۔ ہزار ٥۔ سو ٹن بارود گرایا جو ہیروشیما پر گرائے گئے سات ایٹم بموں کی طاقت کے برابر تھا۔ جبکہ عراق کی کل آبادی صرف ٢۔ کروڑ ہے۔ اور اب اس جنگ کے بعد عراق پر یہ پابندی ہے کہ وہ صرف خوراک اور ادویات درآمد کر سکتا ہے اور اپنے تیل کو بیرونی دنیا میں فروخت بھی نہیں کر سکتا۔ اور تیل ہی وہ چیز ہے جو عراق کی اصل دولت ہے۔

اگر دیکھا جائے تو امریکہ نے عراق کو فوجی طور پر برباد کرنے کے بعد اس کو اقتصادی طور پر بھی اسی طرح تباہ کیا حالانکہ بین الاقوامی قوانین اس بات کی سختی سے مخالفت کرتے ہیں کہ فوجی کارروائیوں کا کوئی اثر سویلین آبادی پر پڑے۔ اسی لئے سول آبادیوں پر جنگ کے دوران بھی بمباری کی اجازت نہیں دی جاتی۔

عراق نے یہ سب کچھ بہادری' صبر اور استقلال سے برداشت کیا اور کر رہا ہے۔ کسی بیرونی مدد کے بغیر اس ملک نے اپنا ریل کا نظام' اور بجلی کا نظام بحال کر لیا۔ سینکڑوں پل دوبارہ تعمیر کر لئے۔ سڑکیں بنا لیں۔ لیکن چار سال سے جاری ان اقتصادی پابندیوں نے عراق کی صنعت کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔

اب عراق نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کے مطابق مغربی طاقتوں کے منہ سے یہ بھی کہلوا لیا ہے کہ وہ ایٹمی طاقت یا کسی بھی قسم کے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں بنا رہا۔

عراق کے اس بھرپور تعاون کے باوجود امریکہ اور سلامتی کونسل کے اس کے ساتھی اراکین اقتصادی پابندیاں نرم کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ لیکن اب انہی ممالک کے اقتصادی اداروں کا دباؤ ان پابندیوں کو ختم کرنے کی راہ ہموار کر رہا ہے اب بات یہ بن رہی ہے کہ عراق پر لاگو پابندیاں مغربی ملکوں کے اپنے لوگوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔

مارچ ٩٤ء کے بعد سے عالمی موڈ میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ یہ جو نظریہ قائم کیا گیا تھا کہ عراق پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کر دو تاکہ صدام حسین کا اقتدار ختم کیا جا سکے یہ نظریہ الٹ پڑ گیا ہے۔ انہی پابندیوں نے عراقی عوام کو صدر صدام کے گرد متحد کر دیا ہے۔ اور اب مغربی ممالک عراق کی تعمیر نو کے لئے' بڑے بڑے ٹھیکے اور منصوبے اپنے ہاتھوں میں لینے کو بے چین ہیں۔ یہ تبھی ممکن ہے جب عراق پر سے پابندیاں ختم ہوں اور عراق اپنے تیل کی دولت کو خود استعمال کر سکے۔ فرانس' جاپان' اٹلی' سپین اور جرمنی کے پارلیمانی وفود عراق جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ امریکہ کے بزنس مین بھی اس تاک میں ہیں کہ وہ کہیں اس دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ وہ اردن میں عراقی حکام سے ملاقاتیں شروع کر چکے ہیں کہ کس طرح سے ہم غیر امریکی ملازمین کو عراق بھیج سکتے ہیں۔

اقتصادی پابندیاں ہٹانے کی تیاری میں کام شروع ہو چکا ہے۔ ترکی اور عراق میں تیل کی پائپ لائن کو صاف کرنے کا سمجھوتہ طے پا چکا ہے۔ یہ پائپ لائن ١٩٩٠ء سے بند پڑی ہے اس میں موجود تیل جہاں تھا وہیں رکا پڑا ہے۔

اسی طرح روس نے عراق سے سمجھوتہ کر لیا ہے جس کا مقصد عراق کے تباہ شدہ تیل کے کنوؤں کو دوبارہ استعمال کے قابل بنانا ہے۔ روس عراق کو عالمی منڈی میں دوبارہ واپس لانے پر مضطرب ہے۔ تاکہ اس پر جو ٦۔ ارب ڈالر کا قرضہ ہے اس کو ادا کرنے کے لئے کہیں سے رقم ہاتھ آ سکے۔

پابندیاں ختم ہونے کا مطلب مشرق وسطیٰ میں ایک نئے کھیل کا آغاز ہو گا۔ جو سیاسی سفارتی اور اقتصادی سبھی میدانوں میں کھیلا جائے گا۔ یہ کھیل کیا رخ اختیار کرے گا۔ عالمی مبصرین اس پر بڑی توجہ سے نظریں جمائے ہوئے ہیں۔

☆ ○ ☆

پاکستان کو ٤٠ ارب روپے کی متوقع آمد

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر وسطی ایشیائی ریاستوں کا پاکستان سے خشکی کا رابطہ قائم ہو جائے تو صرف راہداری کی سہولتوں کا معاوضہ حاصل کرنے سے پاکستان کو سالانہ ٣٠۔ ارب روپے سے زائد کا محصول حاصل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ دس ارب روپے کی اضافی آمدنی بھی پاکستان کو اس طرح حاصل ہو سکے گی جب وہ اس علاقے سے گزرنے والے سامان کی نقل و حمل کی مینجمنٹ کرے اور ان کو سنبھالنے کا معاوضہ وصول کرے۔

اس بارے میں برطانیہ کے ایک بہت بڑے ادارے نے جو اعداد و شمار اخذ کئے ہیں ان میں تمام امکانات اور خطرات اور نقصانات کو سامنے رکھ کر یہ رقم طے کی ہے۔ اب امریکہ اور یورپ کے دو بڑے بینکنگ کے اداروں کے درمیان یہ دوڑ شروع ہو رہی ہے کہ کون اس بڑے پراجیکٹ کی بینکنگ سہولتیں فراہم کرے۔

اس بڑے پراجیکٹ کے شروع ہونے کے بعد ١٧۔ ممالک میں ساڑھے پانچ لاکھ افراد کو مستقل اور عارضی ملازمتیں ملنے کی توقع ہے۔ ان میں سے پاکستان کے حصے کا اندازہ ٢٠۔ فیصد لگایا گیا ہے۔ یعنی قریباً ایک لاکھ نوکریاں پاکستان کے حصے میں آئیں گی۔

جاپان' تائیوان اور کوریا اپنا جو سامان بھیجیں گے اس پر سالانہ ٤ سے ٥ ارب ڈالر کا ٹرانسپورٹ کا خرچ آئے گا۔ اور اگر پاکستان کی طرف سے راہداری کی سہولتیں فراہم ہو جائیں تو ان اخراجات میں ٤٠% کی کمی ہو سکتی ہے۔ یہ وہ بات ہے جس نے بڑے بڑے صنعتی ملکوں کو اس راستے کے قیام کے لئے اکسایا ہے۔

پاکستان اس ضمن میں جو راستہ فراہم کر سکتا ہے وہ ترجیحاً" ریل کا راستہ ہو گا۔ جس میں ساتھ ساتھ اہم مقامات پر موٹروے بھی بنانی ہو گی جو عالمی معیار کی ہو گی۔ پہاڑی مقامات کے راستے بہتر بنانے کے لئے سرنگوں کی تعمیر کا بھی اندازہ کیا جا رہا ہے۔ اس سارے کام پر ٢٨٠۔ ارب ڈالر کا خرچ متوقع ہے۔ یہ بھاری منصوبہ ظاہر ہے کہ پاکستان کی استعداد سے باہر ہے۔ اس لئے بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں اس میدان میں آگے آنے کا خیال کر رہی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سارے منصوبے پاکستان کی رضامندی سے ہی طے پائیں گے۔

خدا کرے کہ یہ زبردست منصوبے جلد شروع ہوں اور پاکستان کو اس سے بھاری آمدن حاصل ہونے کا خواب جلد حقیقت کا روپ دھار لے۔

☆ ○○○ ☆

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے۔ ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے۔ اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔ اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کی معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں۔ روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبداء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اسیران کیلئے درخواست دعا

○ میانوالی، لودھراں، قصور اور بعض دیگر علاقوں میں احمدی اسیران راہ مولا قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ میانوالی کے اسیران کو لگ بھگ ایک سال ہونے کو آیا ہے۔ لودھراں میں مربی سلسلہ مکرم نثار احمد صاحب اسیر ہیں۔ ان سب احباب کی جلد رستگاری اور مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور آپ ہی حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش قادیان پیشاب کی تکلیف کے باعث کافی بیمار ہیں۔ ان کا اس سلسلہ میں آپریشن بھی ہوا ہے۔ وہ امرتسر (انڈیا) ہسپتال میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم فیض الرحمان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب (وفات یافتہ) سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور بائی پاس اپریشن کے لئے لندن گئے ہوئے ہیں۔ عنقریب ہی ان کا اپریشن متوقع ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۲۳۶۳ بیوہ محمد امیر صاحب (وفات یافتہ) نے جوڑا دیوان صاحب ضلع شیخوپورہ سے وصیت کی تھی موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں اگر خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو براہ کرم فوری دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱- پتھالوجسٹ- تعداد ۱

گریڈ= 4880-325-8130

۲- میڈیکل رجسٹرار- تعداد ۱

گریڈ= 3804-258-6900

500 NPA

۳- آئی رجسٹرار- تعداد ۱

گریڈ= 3804-258-6900

500 NPA

۴- ڈینٹل سرجن- تعداد ۲

گریڈ= 3804-258-6900

500 NPA

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

عطیات برائے غریب اور نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری، ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بائد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

تحریک جدید کے معاونین کیلئے خوشخبری

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے مبارک الفاظ میں)

○ فرمایا "مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

ہومیو پیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہذا آپ کو گھریلو ڈسپنسری کی ضرورت ہے
ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جس میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سردرد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت/۵۰۰ ڈاک خرچ
نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر حامد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جا سکتی ہیں۔
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 04524-212299
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر حامد حسین ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

ہوالشافی
بہتر تشخیص ...... مناسب علاج
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S.–R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح ۰۰-10 تا ۰۰-1
شام مغرب تا عشاء

جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کو سنز مثلاً L، M، PK، R نمبر اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں

جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
3- بلال مارکیٹ۔ ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 31- اگست-1994ء

آج صبح سے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔
گذشتہ روز سخت گرمی رہی۔
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ پاکستان کی مسلح افواج بھارت کی کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ فی الحال بھارتی حملے کا امکان بھی نہیں۔ اللہ کرے ایٹم بم کے متعلق نواز شریف کے احمقانہ اور بچگانہ بیان کے اثرات اور نتائج قوم کو نہ دیکھنے پڑیں۔ اللہ کرے اس کے نتیجے میں پاکستان بچ جائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بے نظیر کے دورۂ غزہ سے اسرائیل فلسطین امن معاہدہ بے نقاب ہو گیا ہے اسرائیل نے فلسطینیوں کو کچھ بھی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مصر کی خاندانی منصوبہ بندی کانفرنس میں دین اسلام کے منافی کسی معاہدے پر دستخط نہیں کرے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ٹیکس نادہندگان سے نرمی برتنا کفر ہے۔ حکومت نادہندگان کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ کیونکہ ایسے عناصر نہ صرف ملک دشمن ہیں بلکہ عوام دشمن بھی ہیں۔ انہوں نے سی بی آر ٹیکسوں کی وصولیابی کو یقینی بنانے کی ہدایات جاری کیں۔

○ کواپریٹو لیکوڈیشن بورڈ نے جو فہرست جاری کی ہے اس کے مطابق کواپریٹو نادہندگان کے ذمے اس وقت پونے چار ارب روپے بقایا ہیں۔ وزیر اعظم کی صدارت میں گذشتہ روز ہونے والے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے اگر ان نادہندگان نے ایک ماہ کے اندر قرضے واپس نہ کئے تو نہ صرف انہیں گرفتار کر لیا جائے گا بلکہ ان کے بجلی ٹیلی فون اور گیس کے کنکشن بھی کاٹ دیئے جائیں گے۔

○ حبیب اللہ اغوا کیس میں حکومت پنجاب نے سخت بدنظمی کا مظاہرہ کیا مقدمہ لاہور سے گوجرانوالا منتقل کیا گیا دو جج بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور ان کی عدالت چھٹیوں کی وجہ سے ۳۱- اگست تک بند تھی۔ اس کے بعد دوبارہ مقدمہ لاہور لایا گیا۔ عدالت نے ملزمان کی ضمانت قبل از گرفتاری میں ۱۳- ستمبر تک توسیع کر دی۔

○ پاکستان نے ایک بھارتی سفارت کار کو اور بھارت نے پاکستانی سفارت کار کو ملک سے باہر نکال دیا۔ کراچی میں بھارتی قونصلر جے سنگھ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیکر ملک سے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا تو بھارتی حکومت نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے فرسٹ سیکرٹری جاوید احمد کو نکل جانے کا حکم دے دیا۔ بتایا گیا ہے کہ کراچی میں بھارتی قونصل خانہ کے اہلکار نسلی بے چینی کو ہوا دینے میں مصروف تھے۔ گذشتہ ماہ بھی دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے سفارت کاروں کو ملک سے نکالا تھا۔

○ پاک فضائیہ کا ایک طیارہ پشاور میں گر گیا پائلٹ جاں بحق ہو گیا امریکی قونصلر کے گھر سمیت متعدد مکانات تباہ ہو گئے۔ طیارے نے اپنی تباہی سے پہلے یونیورسٹی ٹاؤن میں تباہی مچا دی خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بلوچستان کی حکومت غیر مستحکم کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔

○ ریٹائرڈ فوجیوں نے جن میں بعض ریٹائرڈ جرنیل بھی شامل تھے بارش کے باوجود پارلیمنٹ کے باہر مارچ کیا اور اپنی پنشنوں کے بڑھائے جانے کا مطالبہ کیا۔

○ فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دورۂ فلسطین کی منسوخی پر معذرت خواہ ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنی بہن سے ملنے جلد پاکستان آؤں گا۔

○ بے نظیر بھٹو کے بارے میں اسرائیل کے وزیر اعظم کے ذاتی حملے سے دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ بے نظیر کو دورے کے آداب سیکھنا چاہئیں اسرائیل نے سیدھا سادھا مسئلہ اپنی روایتی ہٹ دھرمی سے الجھا دیا ہے۔ جب تک پی ایل او کو غزہ کے چیک پوائنٹ کا کنٹرول نہیں ملتا بے نظیر کے دورے کا امکان نہیں۔ تاہم اسرائیلی حکام نے یہ بھی کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اب بھی غزہ کا دورہ کر سکتی ہیں بشرطیکہ پاکستان اسرائیل سے اجازت حاصل کرے۔

○ اتفاق گروپ کے دو جنرل مینجروں کی گرفتاری کے بعد نواز شریف اور ان کے والد کے خلاف جعلسازی کا مقدمہ درج ہو سکتا ہے۔

○ گوجرانوالہ اور کامونکی میں ایک دن میں ۷- ڈاکے ڈالے گئے۔ مزاحمت پر ڈاکوؤں نے تین شہریوں کو زخمی کر دیا۔

○ سعودی عرب اور بنگلہ دیش کے بعد سوڈان نے بھی مصر کی خاندانی منصوبہ بندی کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ محکمہ دفاع نے ایف ۱۶- طیاروں کے متبادل طیاروں کی خریداری کے لئے تگ و دو شروع کر دی ہے۔

○ کراچی میں ڈکیتی اور راہزنی کی ۱۴- وارداتیں ہوئیں سات گاڑیاں چھین لی گئیں۔

○ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے لکھا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام سے دستبردار ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اخبار نے بے نظیر بھٹو کے حوالے سے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کو صرف ایٹمی مسئلہ تک محدود رکھنا غلط ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ موجودہ مرحلہ پر ایٹمی پروگرام کا منجمد ہونا بھی ممکن نہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے جوہری منصوبوں کے بارے میں جس طرح پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا اس کی اس کوشش کو نواز شریف کے بیان سے سخت دھچکا پہنچا ہے۔

بفضلہ تعالیٰ
GOOD NEWS
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
WE ARE NO.1
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
211274 دکان
212487 ہوم
بشارت احمد خان

اطلاع عام

محترم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو تو پُر نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ دواخانہ اپنی روایات کو برقرار رکھے گا۔ اور اپنے کرم فرماؤں کو خالص اور مکمل اجزاء کے ساتھ مرکب و مفرد ادویات فراہم کرتا رہے گا (اگر اللہ چاہے)

حضرت حکیم مولوی خورشید احمد صاحب کے داماد اور بھتیجے محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایم اے فاضل طب و جراحت سال سوئم جو پچھلے چند سالوں سے محترم حکیم صاحب کے زیر تربیت تھے۔ اب روزانہ مطب میں مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے

منجانب: مینیجر خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
فون: 211538